وفاقی ٹیکس محتسب

ماہانہ خبرنامہ

جلد 04 شمارہ 02

فروری 2022ء

''وفاقی ٹیکس محتسب کا ہر فیصلہ بہتر پاکستان کی جانب ایک قدم ہے''

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کا لاہور میں ایف ٹی او کے زیر اہتمام آگاہی سیمینار سے خطاب

3 فروری 2022 کو گورنر ہاؤس، لاہور میں وفاقی ٹیکس محتسب کے زیر اہتمام ایک آگاہی سیمینار منعقد ہوا۔ صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے آگاہی سیمینار کے ذریعے جہاں ایک طرف ٹیکس دہندگان کو سہولت کی فراہمی کا ذکر کیا وہیں آپ نے ٹیکس ٹو جی ڈی پی ریشو میں اضافے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ''ہم ٹیکس نیٹ میں اضافے کے بارے میں گزشتہ 70 برس سے کوششیں کر رہے ہیں مگر قابلِ ذکر پیش رفت نہیں ہوسکی۔'' صدر مملکت نے کاروباری اور صنعتی برادری پر زور دیا کہ ''وہ ٹیکس نیٹ پر آنے سے پہلے مطالبات پیش کرنے کی بجائے ٹیکس نیٹ میں آنے کے بعد اپنی تجاویز پیش کریں، کیوں کہ ملک کو مالی مسائل سے نکالنے کا یہی موثر ترین ذریعہ ہے کہ تمام لوگ مل کر قومی آمدنی میں اضافے کا سبب بنیں۔'' تقریب میں صوبہ بھر سے تاجروں، وکلاء اور صحافیوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

میزبانی کے فرائض ادا کرتے ہوئے الماس علی جوندہ (مشیر لیگل) نے کہا کہ ''صدر مملکت اور وزیر اعظم نے ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایف بی آر کی سروس ایک افسر کو اس منصب فائز کیا ہے جو تمام باریکیوں اور مشکلات کو پہلے سے سمجھتے ہیں اسی لیے بروقت فیصلے صادر کر رہے ہیں۔'' اس موقع پر وفاقی ٹیکس محتسب کی کارکردگی کے بارے میں ایک تفصیلی ویڈیو بھی ریلیز کی گئی۔ جس کے مطابق ایف ٹی او کے ادارے نے اپنے قیام کے بعد سے اب تک تقریباً 14 ہزار درخواستوں پر فیصلے صادر کیے ہیں، متعدد عالمی سودوں پر جلدی کارروائی کے ذریعے قومی خزانے میں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کہا کہ ''ہم نے ایف بی آر میں پائی جانے والی بدانتظامی اور تساہل کے خلاف نہ صرف فیصلے دیے بلکہ اپنے فیصلوں پر پہرہ بھی دیا اور ٹیکس دہندگان کے ایف بی آر میں پھنسے ہوئے 27 ارب روپے کے ریفنڈ ادا کروائے۔ جس سے ٹیکس دہندگان اور ایف بی آر میں ہم آہنگی کی فضا بہتر ہوئی۔''

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ''میں نے حلف اٹھانے کے بعد صدر مملکت اور وزیر اعظم کو یقین دلایا تھا کہ ہم انصاف کی فراہمی کے لیے ملکی قوانین اور قواعد وضوابط

اِس شمارے میں

1 ''وفاقی ٹیکس محتسب کا ہر فیصلہ بہتر پاکستان کی نب ایک قدم ہے'' صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی

2 ''فوری، سستا اور بلا معاوضہ انصاف آپ کی ہلیز پر'' وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا ایف ٹی او ٹی وی'' سے انٹرویو

3 ''بلا جواز کارروائیوں میں وقت ضائع کرنے سے گریز کیا جائے'' وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر صف محمود جاہ کا ایک مثالی حکم

4 صدر مملکت نے منی چینجرز کے خلاف ایف بی رکی درخواستیں مسترد کردیں۔ ترسیلاتِ زر کے معاملے میں ایف ٹی او کی تحقیقات پر عمل کرنے حکم

5 فاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ مسائل کا شکار ٹیکس ہندگان کی شکایات پر فوری کارروائی کرتا ہے، فاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا ملتان میں ایوان ہائے صنعت وتجارت وٹیکس بار ایسوسی یشن سے خطاب

6 کٹر آصف محمود جاہ نے ملوں سے چینی خریدنے لے تمام افراد کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا حکم ے دیا۔ چینی کی قیمتوں میں اضافے پر وفاقی ٹیکس محتسب کا از خود نوٹس

پیٹرن انچیف: ڈاکٹر آصف محمود جاہ

ایڈیٹر: صہیب مرغوب

ایڈیٹوریل بورڈ: ثروت طاہرہ حبیب، زوئنا علی پاشا

(Phone: 051-9212437 Fax: 051-9205553 Phone: 042-99202454) Email: media@fto.gov.pk

We are on Social Media

ftopakistan taxombudsman FTO

Web: www.fto.gov.pk

عزت مآب ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ آخرت بھی کمارہے ہیں''

کے مطابق مقدور بھر کوششیں کرتے رہیں گے۔ کیوں کہ یہ ادارہ ٹیکس دہندگان کی مشکلات کے حل کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ ہم ٹیکس دہندگان کے وکیل کے طور پر کام کررہے ہیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس مجریہ 2000ء کے سیکشن 33 کے تحت باہمی گفت وشنید کے ذریعے بھی تنازعات کو چند گھنٹوں میں حل کرایا جارہا ہے۔ ہم ملک میں ٹیکس کلچر کے فروغ کے لیے ہم ٹیکس نظام سے دوستی کا ماحول پیدا کررہے ہیں، ٹیکس دہندگان کو باور کرایا جارہا ہے کہ کسی بھی مشکل کی صورت میں ایک ادارہ موجود ہے جس سے بلا معاوضہ رجوع کیا جاسکتا ہے۔ میرا واٹس ایپ نمبر بھی موجود ہے جبکہ لوگ آدھے صفحے پر بھی شکایت بھجوا سکتے ہیں۔ ہم نے ایک مخصوص نمبر بھی جاری کیا ہے، جس پر شکایت درج کرائی جاسکتی ہے۔ جبکہ آگاہی مہم کے لیے ایف ٹی اوٹی وی کا اجراء بھی کیا جاچکا ہے۔''

اس موقع پر انہوں نے بندرگاہ پر پھنسی ہوئی ٹریکٹروں کی ایک کھیپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''بوائی کے موسم میں ٹریکٹروں کی ایک اہم کھیپ کسٹم حکام نے تمام تر ادائیگیوں اور کاغذات کی فراہمی کے باوجود روک رکھی تھی۔ میں نے متعلقہ افسران سے فون پر سے بات کی جس پر وہ کھیپ چند گھنٹوں کے اندر اندر ریلیز کر دی گئی۔ ٹریکٹروں کی بروقت فراہمی سے زرعی پیداوار پر مثبت اثر پڑے گا۔''

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کہا کہ '' آگاہی پروگرام کے تحت ملک میں مزید چار ریجنل سیکرٹریٹ کے علاوہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی سرحدی چیک پوسٹ پر بھی ایک ایک سہولت ڈیسک قائم دیا گیا ہے۔ میں خود بھی دورے کر رہا ہوں، میں نے اپنے مشیران کو بھی ٹیکس دہندگان سے رابطے بڑھانے کی ہدایت کی ہے۔ ٹیکس نظام میں اصلاح احوال کی نیت سے پہلی بار پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کا آغاز کیا گیا ہے۔ ہم تاجروں، صنعت کاروں اور سرکایہ کاروں میں سے ہی اعزازی مشیران کی تقرری کررہے ہیں۔ اس ضمن میں 46 ایوان ہائے صنعت وتجارت سے بھی نام طلب کیے گئے ہیں، ان کی سفارش پر یہ تقرریاں کی جارہی ہیں۔ اس اقدام سے ٹیکس دہندگان میں ٹیکس نظام سے متعلق پائے جانے والے خوف میں کمی آئے گی جو ٹیکس نیٹ میں اضافے کا باعث بنے گا۔''

ہم نے اپنے فیصلوں پر عملدرآمد کروانے کیلئے پہرہ بھی دیا، قلیل مدت میں چار نئے دفاتر اور متعدد سہولت ڈیسک قائم کیے: ڈاکٹر آصف محمود جاہ

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے اپنے خطاب کے دوران جہاں وفاقی ٹیکس محتسب سے یہ توقعات وابستہ کی کہ وہ آگاہی مہم کے ذریعے ٹیکس دہندگان کے زیادہ سے زیادہ مسائل کو کم سے کم وقت میں حل کرائے گا، وہیں یہ ادارہ اپنی آگاہی مہم کے ذریعے زیادہ سے زیادہ لوگ تک پہنچنے کی کوشش بھی کرے گا۔ صدر مملکت نے اپنی تقریر میں اسلام کے نظام احتساب کے ذکر پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ''اسلام کا نظام احتساب بالکل سادہ، دوٹوک اور واضح ہے جب دورِ خلافت میں ایک آدمی نے کھڑے ہوکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی چادر میں اضافی کپڑا کیسے استعمال ہوا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم قاضی کے پاس جاؤ یا یہ سوال یہاں کیوں کررہے ہو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ ثبوت لاؤ۔ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سوال کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کا کپڑا بھی استعمال ہوا ہے۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں نظام احتساب قانونی موشگافیوں کا شکار ہے۔ قانون بالکل سادہ ہے، یعنی جو بھی پبلک کی دولت کا امین ہے، وہ عوام کی دولت کے استعمال کا جواب دے دے۔ لوگ احتساب کے سوال کا جواب

دینے کی بجائے آئیں بائیں شائیں کرتے ہیں، اور قانون میں جھول کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔''

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے ایف بی آر کی جانب سے وفاقی ٹیکس محتسب کے فیصلوں پر فوری عمل درآمد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے 82 سالہ ریٹائرڈ پنشنر حامد علی خان کے کیس کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ایف بی آر نے 2333 روپے کا ریفنڈ ادا کرنے کی بجائے ایف ٹی او کے فیصلے کے خلاف میرے پاس نظر ثانی کی اپیل دائر کر دی تھی۔'' صدر مملکت نے شگفتہ انداز میں کہا کہ وفاقی ٹیکس محتسب ایف بی آر کے لیے آسانیاں پیدا کرتا ہے اس پر ایف بی آر کو مثبت ردعمل ظاہر کرنا چاہیے۔

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے کہا کہ ''وفاقی ٹیکس محتسب کی جانب سے ٹیکس نظام سے متعلق آگاہی سیمینار کا انعقاد انتہائی مثبت اقدام ہے۔ عوام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ کیوں موجود ہے۔ ٹیکس نظام میں اصلاحات ہر دور میں میری توجہ کا مرکز رہی ہیں۔ جب میں اپوزیشن میں تھا تب بھی ٹیکس دہندگان کے مسائل میں کمی اور ٹیکس نیٹ میں اضافے کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔ جب میں صدر بنا تو بھی یہی موضوع زیرِ بحث ہے۔ جب بھی کوئی نیا ٹیکس لگتا ہے تو سرمایہ کار برادریاں میرے پاس آتی ہیں، وہ نئے ٹیکسوں سے بچنا چاہتی ہیں لیکن ہمارا مسئلہ ہے کہ کیا ملک کے اخراجات کو چند لوگوں نے برداشت کرنا ہے؟ زیادہ سے زیادہ افراد کے ٹیکس نیٹ میں آنے سے فی کس ٹیکسوں کا بوجھ کم ہو جائے گا۔ اگر آپ پچاس کی دہائی کے اخبارات پڑھیں تو ان میں بھی ٹیکس دو کی کہانیاں پڑھنے کو ملیں گی اور یہی کیفیت نظر آئے گی کہ ٹیکس بہت زیادہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکسوں کا بوجھ تمام ٹیکس دہندگان نے نہیں اُٹھایا۔ جب بھی حکومت کوئی نیا ٹیکس لگانے کی کوشش کرتی ہے یا ٹیکس نیٹ میں اضافے کے لیے اقدامات کرتی ہے تو اسے 6 مہینے کے لیے موخر کرنے کا شور ہوتا ہے کیوں کہ لوگ ریکارڈ پر نہیں آنا چاہتے۔ جب ہم ان سے پوچھتے ہیں کیوں؟ تو پچاس کی دہائی سے ایک ہی جواب ملتا ہے کہ ٹیکس نظام سے منسلک لوگ ہمیں تنگ کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ وفاقی حکومت اب تک زرعی ٹیکس نہیں لگا سکی۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر انہیں ٹیکس نظام میں شامل کر لیا تو مصیبت پڑ جائے گی۔ میں ہر کسی کو جواب دیتا ہوں کہ آپ پہلے نظام میں آ جاؤ اور پھر مطالبہ کرو کہ آپ ٹیکس زیادہ دے رہے ہو اور اسے کم کرو۔ بحث اس پر ہو سکتی ہے کہ ٹیکس کم ہے یا زیادہ، لیکن ٹیکس نظام سے باہر رہ کر بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ لوگ اس بات پر بھی ڈرتے ہیں کہ وفاقی ٹیکس محتسب سے رجوع کرنے کے بعد ٹیکس نظام میں سختی کریں گے۔ وزیر اعظم عمران خان کے ساتھ ماضی میں بھی بات چیت کے دوران یہی نقطہ زیر بحث رہا کہ ٹیکس اصلاحات کے بعد لوگوں کو ٹیکس دینے میں تکلیف کم ہو گی جب انہیں یہ معلوم ہو گا کہ ان کا پیسہ جائز طور پر خرچ ہو رہا ہے تو وہ ٹیکس نیٹ میں آئیں گے۔ دنیا بھر میں ٹیکس چوری اور ٹیکس قوانین میں خامیاں موجود ہیں۔ ہمارے ہاں بھی انہیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ٹیکس میں خامیوں کی وجہ یہ ہے کہ جب دنیا کو اپنی ترقی کے لیے پیسوں کو ضرورت تھی تو دانستہ طور پر آفشور کمپنیوں کو فروغ دیا گیا۔ 70 سال تک ہمارا پیسہ ان کمپنیوں میں جاتا رہا۔ پہلے پیسہ بیرون ملک بھجوایا جاتا تھا۔ بعد ازاں اس کی جگہ نیو کالونی نظام نے لے لی۔ اس کا مقصد بھی ہماری دولت کی دیگر ممالک میں منتقلی تھا۔ غیر ملکی بینکس خوشحال ہو گئے اور ہمیں دھوکے میں رکھا گیا۔ بعض بینکوں نے ہماری چوری شدہ دولت پر ترقی کی۔ بعض آفشور کمپنیاں پاکستان سے چوری شدہ دولت پر پھلتی پھولتی رہیں۔ بعض ممالک ٹیکس چوروں کی جنت بن گئے۔ دنیا کو جب تک ٹیکس چوری سے تکلیف نہیں تھی تو انہوں نے آنکھیں بند کیے رکھیں، یہی وجہ ہے ٹیکس چوروں کے بڑے مراکز طاقتور ممالک کے زیرِ سایہ قائم ہوئے۔ آفشور کمپنیاں پاکستان کی دولت بڑے ممالک کے استعمال میں لاتی رہیں۔ ان ممالک کو بالکل فکر نہیں تھی کیوں کہ پیسہ تو ہمارا چوری ہو رہا تھا، وہ تو خوش تھے کہ پاکستان کے چوری شدہ پیسے سے مغرب میں سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد رکھی گئی۔ ہم حلال کا ایف ڈی آر (ایم آئی ایم ایف سے قرضے کا ذکر) مانگ رہے ہیں اور بیرون ملک حرام کے ایف ڈی آر پر موجیں ہو رہی ہیں۔ ان تضادات کو وزیر اعظم عمران خان نے ہر عالمی فورم پر اٹھایا ہے، اور کہا ہے کہ پاکستان کی اس دولت کی منتقلی کو روکا جائے۔ ماضی میں پاکستان کے قوانین نے بھی منی لانڈرنگ کے لیے پختہ راستہ دے رکھا تھا لیکن یہ دروازے موجودہ حکومت نے بند کر دیے ہیں۔''

صدرِ مملکت عزت مآب ڈاکٹر عارف علوی نے مزید کہا کہ ''نئے چیف جسٹس آف

پاکستان نے عہدہ سنبھال لیا ہے، میں اُمید کرتا ہوں کہ اس سادہ قانون پر عمل ہوگا۔ احتساب کے نظام کے بارے میں ایک خوبصورت لفظ کو گندہ کر دیا گیا، کیوں کہ ملک کو مافیاز کا مقابلہ ہے مگر اسلام میں کسی کے لیے کوئی استثنیٰ نہیں ہے۔ اسلامی ادوار میں سرکاری کام کے وقت سرکاری دیے جلائے جاتے تھے۔ سرکاری کام ختم ہوتے ہی دیے بجھا دیے جاتے۔ خلیفہ اول کا بیٹا کہتا تھا کہ اماں، آپ ہمیں روزانہ ایک ہی جیسا کھانا کھلاتی ہیں تو ماں نے کہا، بیٹا آپ کے ابا جان کی تنخواہ میں یہ سستا سا کھانا ہی بن سکتا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو سربراہ مملکت اپنے اوپر طاری کرتا ہے۔ اس وراثت کو ہم نے اس قدر مسخ کر دیا ہے کہ اب ایک معمر پنشنر نے 2333 روپے کے ریفنڈ کا کیس کیا۔ ساری عمر سرکار کی خدمت کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے میرے 2333 روپے واپس کر دو۔ ایف بی آر نے سارے بل مانگ لیے جو اسے دے دیے گئے۔ ایف بی آر میں کیس مسترد ہو گیا پھر وہ وفاقی ٹیکس محتسب کے پاس آ گئے۔ انہوں نے وفاقی ٹیکس محتسب سے کہا کہ بھائی واپس کراؤ۔ وفاقی ٹیکس محتسب نے معمر پنشنر کے حق میں فیصلہ دیا۔ لیکن ایف بی آر والے عملدرآمد کرنے کی بجائے نظرثانی کے لیے میرے پاس آ گئے۔ آپ یہاں کارکردگی ملاحظہ کیجئے، آپ ایک ملازم رکھیں اور وہ سارا مہینہ ایک ہی شیشہ صاف کرتا رہے تو آپ کہیں گے کہ اور بھی بہت سارے کام ہیں، لاکھوں کروڑوں روپے کے کام ہیں، یہ 2333 روپے کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو۔ یہی چکی چلائے جا رہے ہو، کتنا خرچا ہوا۔ وفاقی ٹیکس محتسب اور ایف بی آر کے افسروں کا وقت ضائع ہوا، ایوانِ صدر کا وقت بھی ضائع ہوا۔ اداروں کو سمجھنا چاہیے کہ عوام کی خدمت بھی کرنی ہے۔''

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی ٹیکس محتسب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ چند گھنٹوں سے لیکر 60 دنوں میں فیصلہ کرتے ہیں، تمام فائلیں ملنے کے بعد میں باریکی بینی سے انہیں پڑھتا ہوں اور اسی دن احکامات جاری کرتا ہوں۔ آج میں لاہور میں ہوں لیکن مجھے ڈیجیٹل سسٹم سے معاملات موصول ہو جائیں گے۔ میں نے اپنے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ میں رات ختم ہونے سے ہر محتسب کے فیصلوں پر اپنا حکم جاری کر دوں گا۔ انہیں ٹالنے کی کوئی وجہ میرے سامنے نہیں آئی۔ میں فائل کو کیوں گھماؤں؟۔ یہ جو آپ نے کہا کہ کسٹم میں ٹریکٹر رُکے ہوئے تھے۔ تو اسی چیز کے لوگ پیسے لیتے ہیں۔ جب کوئی کھیپ دس دن رکتی ہے تو لوگ خود ہی پیسہ دے دیتے ہیں، ہم سب نے مل کر سرکاری کاموں میں تاخیر کو ختم کرنا ہے جہاں تاخیر ہوگی وہاں رشوت چلے گی۔ نئے ڈیجیٹل نظام میں چند منٹوں میں فیصلے ہو سکتے ہیں۔ اس سے شفافیت آئے گی۔ دُنیا بھر میں بلاک چینج سسٹم میں جب کوئی چیز آ جاتی ہے تو وہ بدلی نہیں جا سکتی۔ اس نظام میں کاغذات غائب کیے جا سکتے ہیں نہ دستخط بدل سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں نیب کے ایک بندے کو ہٹانے کے لیے ایک کیس میرے پاس آیا، ایک بدعنوان افسر کے گھر پر چھاپے کے دوران اربوں روپے کی 70 جائیدادوں کے کاغذات ملے۔ مگر اس بدعنوان نے کہا کہ ان کے پاس سے کاغذات چوری ہو گئے ہیں جس سے حکومت کا اربوں روپے کا نقصان ہوا۔ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ہاں کبھی دفاتر میں آگ لگ جاتی ہے تو کبھی کاغذات چوری ہو جاتے ہیں لیکن بلاک چینج نظام میں اس قسم کی گڑبڑ نہیں ہو سکتی۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ادارے کسی کو تنگ نہیں کریں گے لیکن جو جتنا کمائے گا وہ اتنا ٹیکس دے گا۔ ودہولڈنگ ٹیکس اور دوسرے انڈائریکٹ ٹیکسز اس لیے لگائے جاتے ہیں کہ پتہ ہوتا ہے کہ ان سے کتنی آمدنی ہوگی۔''

صدر مملکت عزت مآب ڈاکٹر عارف علوی نے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''آپ آخرت بھی کما رہے ہیں۔ اپنے رب کریم کے حضور جوابدہی سب سے بڑی جواب دہی ہے۔ انسان 5 عناصر کی وجہ سے چوری نہیں کرتا، اول ایمان، دوسرا قانون اور تیسرا پکڑے جانا۔ قانون بیکار ہے اگر کوئی پکڑا نہ جائے، چوتھا یہ کہ گرفتار شدگان کو سزا ملے۔ آپ نے احتساب کی ساری کیفیت دیکھ لی کہ کیا ہو رہا ہے، پکڑا جا رہا ہے اور بچا جا رہا ہے۔ پانچواں، معاشرہ یہ طے کرے جو چور ہے وہ چور ہے۔ جب آپ چوروں کو معاف کرنا شروع کر دیں گے تو میرا بچہ یہ سیکھے گا کہ بس پیسہ آنا چاہیے ذریعے کو کوئی نہیں پوچھے گا۔ لیکن رب کے حضور معافی نہیں ملے گی۔ شاید اللہ تعالیٰ کسی نیکی کے بدلے میں معافی بھی دے دے لیکن اصل پکڑ وہیں ہوگی۔ آپ اس ادارے کو مزید مقبول بنائیں، الیکٹرانک نظام کو استعمال کریں، ہر ٹیکس دہندگان کے علم میں ہو کہ اگر اس کے ساتھ کوئی زیادتی ہوگی تو ازالے کے لیے وفاقی ٹیکس محتسب کا فورم موجود ہے۔ میں چیئرمین ایف بی آر اور ایف ٹی او کو بلانا چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کے مسائل کو کیسے حل کر سکتے ہیں۔ آپ (ایف بی آر) تو مسائل حل کرنے کے لیے ہیں، پیدا کرنے کے لیے نہیں۔ اور آپ کے ایف بی آر کے ساتھ مسلسل مشاورتی اجلاس منعقد ہوں کیوں کہ آپ ان کی مدد کر رہے ہیں۔ آپ کا ہر فیصلہ اور اس کی اشاعت بہتر پاکستان کی جانب ایک قدم ہے۔''

''فوری، سستا اور بلا معاوضہ انصاف آپ کی دہلیز پر''

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا ''ایف ٹی او ٹی وی'' سے انٹرویو

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی ہدایت پر ایف ٹی او ٹی وی کا اجراء کر دیا گیا ہے، جس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کہا کہ ''فوری، سستا اور بلا معاوضہ انصاف کی فراہمی ہماری منزل ہے۔ FTO.TV کا آغاز اس سمت میں ایک اہم کوشش ہے۔'' آپ نے یہ بات ''FTO.TV'' کے اینکر اور لیگل ایڈوائزر الماس علی جوندہ کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ آیئے انٹرویو کی تفصیلات پڑھتے ہیں۔

الماس علی جوندہ: محترم ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے وفاقی ٹیکس محتسب بنتے ہی آگاہی مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ حقوق سے آگاہی انتہائی اہم ہے، صدر مملکت نے بھی اس مہم سراہا ہے، اور وہ اس کا حصہ بھی بنے ہیں۔ جناب ڈاکٹر آصف محمود جاہ صاحب، آپ اسے کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

ڈاکٹر آصف محمود جاہ: میں نے 29 ستمبر وفاقی محتسب کے عہدے کا چارج سنبھالا، جس کے بعد میرے علم میں آیا کہ لوگوں کو معلوم ہی نہیں ہے کہ وفاقی محتسب کے نام کا کوئی ادارہ بھی موجود ہے جس کا مقصد ہی ٹیکس دہندگان کی مشکلات اور شکایات کا ازالہ کرنا ہے۔ اہم ترین بات عوام الناس کو ان کے حقوق سے آگاہی دینا ہے۔ کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ شعور کی بیداری تبدیلی کی بنیاد بنتی ہے، جب ہم لوگوں میں حقوق کا شعور بیدار کرتے ہیں، انہیں بتاتے ہیں کہ اس راستے پر چل کر آپ انصاف حاصل کر سکتے ہیں تو ہم انصاف کے حصول کی منزل بھی حاصل کر سکتے ہیں، اس آگاہی مہم کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ صدر مملکت خود بھی ہماری ایک مہم کا حصہ بنے ہیں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ میں نے حلف لیتے وقت صدر مملکت نے کہا تھا کہ اس ادارے کا لوگوں کو علم نہیں ہے۔ لوگ سستا اور بلا تاخیر انصاف مہیا کرنے والے ادارے سے بھی ناواقف ہیں۔ اس لیے ہم نے لوگوں تک پہنچنا ہے۔ الحمدللہ، ہم کوشش کر رہے ہیں، میں خود بھی ڈور ٹو ڈور جا رہا ہوں، میں نے لوگوں کو اس ادارے کی افادیت سے آگاہی دی ہے۔ ٹیکس دہندگان ملک کے فائدے میں کام کر رہے ہیں، ان کی وجہ سے ہی لوگوں کو ملازمتیں ملتی ہیں۔ لہٰذا ٹیکس دہندگان کے حقیقی مسائل کا حل تلاش کرنا لازمی ہے۔ ہم نے علاقائی دفاتر کی تعداد 7 سے بڑھا کر 11 کر دی ہے۔ تمام ہوائی اڈوں اور بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی سرحد پر بھی سہولت ڈیسک قائم کیے ہیں۔ چند روز قبل میں ملتان میں تھا، وہاں بھی آگاہی مہم کے تحت متعدد اجلاس منعقد کیے تھے۔ ملتان میں وائس چیئر مین بار ایسوسی ایشن کے لوگ بھی تھے۔ وہاں بھی کسی نے سوچا ہی نہیں تھا کہ لوگوں کے مسائل اتنی تیزی سے حل ہوتے ہیں۔ میں نے آر ٹی او سے بھی یہی کہا کہ ہمارا اور آپ کا مقصد بھی ایک ہی ہے کہ ٹیکس دہندگان کو سہولتیں، مہیا کر کے ٹیکس نیٹ میں اضافہ کرنا۔ ملتان چیمبر کے ساتھ بھی تنازعہ کے حل کے لیے اسی موضوع پر بات چیت ہوئی تھی۔ ٹیکس دہندگان اور وفاقی ٹیکس محتسب کے مابین رابطے کے لیے خصوصی رابطہ کاروں کی تقرری کے ذریعے ٹیکس دہندگان کو رابطے کی بہتر سہولت مہیا کی ہے۔ ملک میں پہلی مرتبہ پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ قائم کی گئی ہے۔ ٹیکس دہندگان کی مدد کے لیے ہی یہ رابطہ کار مقرر کیے گئے ہیں۔ ماضی میں ٹیکس دہندگان کو ڈر و خوف ہوتا ہے کہ جونہی کوئی وفاقی ٹیکس محتسب میں شکایت درج کراتا ہے، اس کی پرانی فائلیں کھول دی جاتی ہیں۔ لیکن اب یہ طے کیا گیا ہے کہ کوئی پرانی فائل نہیں کھولی جائے گی۔ دورِ حاضر میں الیکٹرانک میڈیا لوگوں تک رسائی کا آسان ترین ذریعہ ہے۔ FTO.Tv کا آغاز شعور کی بیداری سے متعلق مہم کی ایک اہم کڑی ہے۔ وفاقی محتسب آرڈیننس مجریہ 2000 کے تحت سیکشن 28 کی عمل داری میں کی جانے والی تحقیقات و دیگر پورٹس کو بھی اپلوڈ کیا جائے گا۔ کسی بھی بدانتظامی سے پیدا شدہ پریشانی کی صورت میں ٹیکس دہندہ کے لیے وفاقی ٹیکس محتسب کے دروازے کھلے ہیں۔

الماس علی جوندہ: اعزازی مشیروں کی مدد سے مزید آسانیاں پیدا ہوں گی، کیوں کہ ایف بی آر کے حکام بھی چیمبر کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر آصف محمود جاہ: اس فیصلے کا اچھا اثر ہوا ہے۔ اسی لیے متعدد ایوان ہائے صنعت و تجارت کے لوگ آ رہے ہیں۔ چھوٹے ایوان ہائے صنعت و تجارت بھی اعزازی مشیروں کی تقرری کرانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں سرگودھا میں بھی مقامی سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے۔ وہاں لوگوں کو یہ بھی معلوم ہی نہیں تھا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا کوئی دفتر بھی موجود ہے جو اتنی تیزی سے فیصلہ کرتا ہے۔ ایف ٹی او کی مشاورتی کمیٹی پہلے سے موجود ہے، لیکن اب ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے، نجی اعزازی کنسلٹنٹ بھی رکھے جا رہے ہیں۔ جو لوگ خود آنا نہیں چاہتے، وہ چیمبر کے پلیٹ فارم سے آنے میں سہولت محسوس کریں گے۔ ہماری کارکردگی پر لوگ حیران تھے کہ معاملات اتنی یعنی چند گھنٹوں میں بھی حل ہو جاتے ہیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس مجریہ 2000ء کی دفعہ 33 پر پہلے کبھی عمل نہیں ہوتا تھا، میں نے اسے بھی عملی طور پر نافذ کیا۔ ہم نے لوگوں کو باور کرایا کہ ایسا کرنے سے خوشگوار ٹیکس کلچر کو فروغ ملے گا۔ اب چیمبر کے لوگ ایسے آتے ہیں جیسے وفاقی ٹیکس محتسب کا دفتر ان کا اپنا ہی دفتر ہو، ان میں سنس آف اونرشپ پیدا ہوئی ہے۔ یہ بہت بڑی تبدیلی ہے۔ کوئی نہ کوئی درخواست دہندہ روزانہ ہی آ رہا ہے، پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ میں بہت بڑا رسک تھا، پتہ نہیں کیا ہو گا لیکن ردعمل زبردست ہے۔ جناب سہیل الطاف ہمارا پیغام دور دور تک پہنچا رہے ہیں۔ ان کا فائدہ بہت ہے۔ ٹیکس بار اور دیگر بار بھی ہمارے پروگراموں میں نظر آ رہی ہے، لوگوں کا اعتماد ہم پر بڑھتا جا رہا ہے۔ میں تمام کیسز خود پڑھتا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ صدر ہمارے پیٹرن انچیف ہیں۔ ان کی سربراہی میں لاہور اور کراچی میں ایک ایک تقریب منعقد ہو چکی ہے۔ ان تقاریب کا بہت اچھا فیڈ بیک ملا۔ ہماری تحقیق کی صدر مملکت بھی توثیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی ہماری سفارشات کو نافذ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہم نے ادارے کا سکوپ اور کینوس کو بڑھا دیا ہے۔ یہ ہے وہ تبدیلی۔ اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں ڈھونڈیں، ہم خود لوگوں کے پاس جا رہے ہیں۔ ریلیف دینے والا خود ریلیف لینے والے کے پاس جا رہا ہے۔

بلاجواز کارروائیوں میں وقت ضائع کرنے سے گریز کیا جائے

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا ایک مثالی حکم

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے ایک لینڈ مارک فیصلے میں ایف بی آر کو حکم دیا کہ وہ روٹین میں نظرِ ثانی کی درخواستیں دائر کرنے سے گریز کریں۔ کیوں کہ اس سے عوام کا بہت زیادہ پیسہ ضائع ہوتا ہے۔ اپنے خصوصی فیصلے میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ آبزرویشن دی کہ فی الوقت ایف بی آر کے بعض افسران معمول کے مطابق نظرِ ثانی کی درخواستیں دائر کر رہے ہیں۔ قانونی جواز ہو یا نہ ہو، یہ افسران اپنے خلاف آنے والے ہر فیصلے کو روٹین کے مطابق صدر مملکت کے پاس چیلنج کر رہے ہیں۔

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اس طرزِ عمل میں بدلاؤ لانے کا حکم دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ایف ٹی او کے کسی بھی فیصلے کو صدر مملکت کے پاس چیلنج کرنے کی منطقی اور قانونی بنیاد ضرور ہونا چاہیے۔ بلاجواز چیلنج کرنے سے وقت اور پیسہ، دونوں ضائع ہوتے ہیں۔ سرکاری اداروں اور محکموں پر فرض ہے کہ وہ عوام کی دولت کو معمول کے مطابق نظرِ ثانی کی درخواستوں میں ضائع کرنے سے گریز کریں۔ حقائق کے مطابق، وحید شہباز بٹ ایڈووکیٹ نے ایف ٹی او آرڈیننس مجریہ 2000ء کے تحت ایف ٹی او کے روبرو ایف بی آر کی کارکردگی سے متعلق ایک درخواست دائر کی تھی جس میں انہوں نے بے کار کی قانونی چارہ جوئیوں کا ذکر بھی کیا تھا۔ ڈاکٹر آصف محمود جان نے اس کیس کی سماعت کرتے ہوئے قرار دیا کہ انصاف کی فراہمی ایف بی آر اور اُس کے ذیلی دفاتر کے بنیادی فرائض کا حصہ ہیں۔ قانون کی بالادستی کو برقرار رکھنا اُن پر لازم ہے مگر جاری طرزِ عمل کے مطابق آئی آر ایس (IRS) کے کچھ افسران ضروری قانونی تقاضوں کو پورا کیے بغیر نظرِ ثانی کی درخواستیں ایوانِ صدر بھجوا رہے ہیں۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں کہ عدالتوں میں سب سے زیادہ مقدمات حکومتی اہلکاران کی جانب سے دائر کیے گئے ہیں جبکہ قانونی کارروائی ایک مہنگا عمل ہے، لیکن پھر بھی درخواستیں اس لیے دائر کی جارہی ہیں کہ بے بنیاد درخواستیں دائر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف کبھی کارروائی ہوئی نہ جواب طلبی۔

اپنے حکم نامے میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے قرار دیا کہ زیرِ دفعہ 1-122 انکم ٹیکس مجریہ 2001ء سے انحراف اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزیوں کا پتہ چلا ہے۔ مذکورہ شک کے تحت اطلاع ملنے پر کسی بھی ڈیفالٹر کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ مبینہ ڈیفالٹر کو مذکورہ اطلاع کی بنیاد پر مختلف کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ اسی شک کے تحت کسی کیس میں موصولہ معلومات کو درست جانتے ہوئے کارروائی کی گئی جبکہ اسی دفعہ کے تحت بعض کیسوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔ جو دوعملی کا ثبوت ہے۔ ایک کیس میں یونیورسل سیلف اسسمنٹ سکیم کے تحت فائل کردہ انکم ریٹرن پر زیرِ دفعہ 122/9 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کر دیا گیا۔ حیران کن طور پر بعض کیسوں میں 678000 روپے کا ٹیکس جمع کروانے کا مطالبہ کیا گیا جبکہ اس بارے میں مزید معلومات کسی فائل میں موجود نہ تھی۔ یہ مطالبہ کس بنیاد پر یا کس مباحثہ کے بعد کیا گیا، اس بارے میں ایف بی آر کا ریکارڈ خاموش ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب نے حکم نامے میں لکھا کہ قانون شکنی کی یہ بری کھلی اور واضح مثال ہے۔ یہ فیصلہ ایف بی آر کی کبھی نہ ختم ہونے والی قانونی کارروائیوں سے بچنے کے لیے کیا گیا ہے۔

صدر مملکت نے منی چینجرز کے خلاف ایف بی آر کی درخواستیں مسترد کر دیں

ترسیلاتِ زر کے معاملے میں ایف ٹی او کی تحقیقات پر عمل کرنے کا حکم

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے ایک لینڈ مارک فیصلے میں ایف بی آر کو حکم دیا کہ وہ روٹین میں نظرِ ثانی کی درخواستیں دائر کرنے سے گریز کریں۔ کیوں کہ اس سے عوام کا بہت زیادہ پیسہ ضائع ہوتا ہے۔ اپنے خصوصی فیصلے میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے آبزرویشن دی کہ فی الوقت ایف بی آر کے افسران معمول کے مطابق نظرِ ثانی کی درخواستیں دائر کر رہے ہیں۔ قانونی جواز ہو یا نہ ہو، یہ افسران اپنے خلاف آنے والے وفاقی ٹیکس محتسب کے ہر فیصلے کو روٹین کے مطابق صدر مملکت کے پاس چیلنج کر رہے ہیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اس طرزِ عمل میں بدلاؤ لانے کا حکم دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وفاقی ٹیکس محتسب کے کسی بھی فیصلے کو صدر مملکت کے پاس چیلنج کرنے کی منطقی اور قانونی بنیاد ضرور ہونا چاہیے۔ بلاجواز چیلنج کرنے سے وقت اور پیسہ، دونوں ضائع ہوتے ہیں۔ سرکاری اداروں اور محکموں پر فرض ہے کہ وہ عوام کی دولت کو معمول کے مطابق نظرِ ثانی کی درخواستوں میں ضائع کرنے سے گریز کریں۔ حقائق کے مطابق، وحید شہباز بٹ ایڈووکیٹ نے ایف ٹی او آرڈیننس مجریہ 2000ء کے تحت ایف ٹی او کے روبرو ایف بی آر کی کارکردگی سے متعلق ایک درخواست دائر کی تھی جس میں انہوں نے بے کار کی قانونی چارہ جوئیوں کا ذکر بھی کیا تھا۔ ڈاکٹر آصف محمود جان نے اس کیس کی سماعت کرتے ہوئے قرار دیا کہ انصاف کی فراہمی ایف بی آر اور اُس کے ذیلی دفاتر کے بنیادی فرائض کا حصہ ہیں۔ قانون کی بالادستی کو برقرار رکھنا اُن پر لازم ہے مگر جاری طرزِ عمل کے مطابق آئی آر ایس (IRS) کے کچھ افسران ضروری قانونی تقاضوں کو پورا کیے بغیر نظرِ ثانی کی درخواستیں ایوانِ صدر بھجوا رہے ہیں۔ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں کہ عدالتوں میں سب سے زیادہ مقدمات حکومتی اہلکاران کی جانب سے دائر کیے گئے ہیں جبکہ قانونی کارروائی ایک مہنگا عمل ہے، لیکن پھر بھی درخواستیں اس لیے دائر کی جارہی ہیں کہ بے بنیاد درخواستیں دائر کرنے والے ذمہ داران کے خلاف کبھی کارروائی ہوئی نہ جواب طلبی۔

اپنے حکم نامے میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے قرار دیا کہ زیرِ دفعہ 1-122 انکم ٹیکس مجریہ 2001ء سے انحراف اور قواعد وضوابط کی خلاف ورزیوں کا پتہ چلا ہے۔ مذکورہ شک کے تحت اطلاع ملنے پر کسی بھی ڈیفالٹر کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ مبینہ ڈیفالٹر کو مذکورہ اطلاع کی بنیاد پر مختلف کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا کہ اسی شک کے تحت کسی کیس میں موصولہ معلومات کو درست جانتے ہوئے کارروائی کی گئی جبکہ اسی دفعہ کے تحت بعض کیسوں کو نظرانداز کر دیا گیا۔ جو دوعملی کا ثبوت ہے۔ ایک کیس میں یونیورسل سیلف اسسمنٹ سکیم کے تحت فائل کردہ انکم ریٹرن پر زیرِ دفعہ 122/9 کے تحت شوکاز نوٹس جاری کر دیا گیا۔ حیران کن طور پر بعض کیسوں میں 678000 روپے کا ٹیکس جمع کروانے کا مطالبہ کیا گیا جبکہ اس بارے میں مزید معلومات کسی فائل میں موجود نہ تھی۔ یہ مطالبہ کس بنیاد پر یا کس مباحثہ کے بعد کیا گیا، اس بارے میں ایف بی آر کا ریکارڈ خاموش ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب نے حکم نامے میں لکھا کہ قانون شکنی کی یہ بری کھلی اور واضح مثال ہے۔ یہ فیصلہ ایف بی آر کی کبھی نہ ختم ہونے والی قانونی کارروائیوں سے بچنے کے لیے کیا گیا ہے۔

''وفاقی ٹیکس محتسب ٹیکس دہندگان کی شکایات پر فوری کارروائی کرتا ہے'': ڈاکٹر آصف محمود جاہ

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کے دورہ ملتان کی رپورٹ

عزت مآب وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے 7 اور 8 فروری 2022ء کو اپنی ملک گیر عوامی آگاہی مہم کو آگے بڑھانے کے لیے ملتان کا دورہ کیا۔ ان کا استقبال ڈاکٹر خلیل احمد (مشیر برائے ایف ٹی او ملتان) اور جناب عمران احمد چوہدری (کلکٹر کسٹمز، ملتان) نے کیا۔ آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ آپ نے وہاں ایمبولینس سروس، کسٹمز ہاؤس ملتان میں ڈسپنسری اور ایم سی سی کے زیرِ نگرانی ایک لنگر خانے کا افتتاح کیا جس کے نگران جناب عمران چوہدری (کلکٹر کسٹمز، ملتان) ہیں۔ وہاں سے وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ ملتان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایم سی سی آئی) کے لیے روانہ ہوئے جہاں صدر چیمبر خواجہ محمد حسین نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ ایم سی سی آئی کے عہدیداران کے ساتھ مختصر گفتگو ہوئی۔ بعدازاں معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایوان صنعت وتجارت کے ممبران، پاکستان کاٹن جنز ایسوسی ایشن، سمال ٹریڈرز ایسوسی ایشن، آئل ملز ایسوسی ایشن، ڈسٹری بیوٹرز ایسوسی ایشنز اور ٹیکس پریکٹیشنرز سمیت تجارتی اداروں کے نمائندوں کے ایک اجلاس کی صدارت کی۔ جناب خواجہ محمد حسین نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں تاجر برادری کو درپیش مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے درخواست کی۔ ایف ٹی او کے مشیر ڈاکٹر خلیل احمد نے اپنی گفتگو میں ایف ٹی او آرڈیننس 2000 کے نمایاں خدوخال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کے فورم کا مقصد ٹیکس دہندگان کی شکایات کا ازالہ مقررہ مدت میں ایف ٹی او آرڈیننس میں دیا گیا ہے۔ انہوں نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ اس قانونی فورم کے ذریعے فراہم کردہ سہولت سے استفادہ کریں۔

عزت مآب وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنی کلیدی تقریر میں شرکاء کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل پر تفصیلی روشنی ڈالی اور ٹیکس دہندگان کو ان کے مسائل کے حل میں فوری ریلیف دینے کی مکمل یقین دہانی کرائی۔ آپ نے اس ادارے کا چارج سنبھالنے کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب کے دفتر کی کارکردگی کے بارے میں حاضرین کو آگاہ کیا اور ان سے اپنی شکایات ومشکلات کے ازالے کے لیے اس فورم کا سہارا لینے کا مشورہ دیا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے تفصیلاً بتایا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا فورم متاثرہ ٹیکس دہندگان کو مفت اور فوری ریلیف فراہم کرتا ہے جو اپنی شکایت لکھ کر یا الیکٹرانک طور پر درج کرا سکتے ہیں۔ وہ ایک ایپ کے ذریعے بھی اپنی شکایات ارسال کر سکتے ہیں جو بہت جلد لانچ ہو چکی ہے۔ انہوں نے مقامی تاجر برادری اور ملتان میں وفاقی ٹیکس محتسب کے علاقائی دفتر کے درمیان ایک رابطے کے لیے ایک فوکل پرسن کو نامزد کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے تاجر برادری کے لیے آسان جگہ پر ہیلپ ڈیسک قائم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ اجلاس کا اختتام سوال وجواب کی نشست کے ساتھ ہوا۔ اس میں شرکاء کی ایک اچھی تعداد نے گفتگو کی۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے حاضرین کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کے جوابات دیے۔ خواجہ محمد حسین، صدر ایم سی سی آئی نے مہمان خصوصی کے شکریہ کے ساتھ اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔ 8 فروری 2022 کو معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایف ٹی او سیکرٹریٹ ریجنل آفس، ملتان کا دورہ کیا۔ ملتان میں مشیر ایف ٹی او نے آپ کو ٹیکس دہندگان کے مسائل سے آگاہ کیا اور عزت مآب وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ ان کو حل کرنے کے لیے کافی مہربان تھے۔ دوپہر کو معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ ملتان بار کے وکلاء سے ملنے کیلئے روانہ ہوئے جہاں ملتان ٹیکس بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو باڈی نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے وہاں دو بار رومز کا افتتاح بھی کیا۔

جناب عابد رضا بودلہ نے آر ٹی او آفس میں آمد پر معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا خیر مقدم کیا۔ جناب رضا بودلہ نے اپنے ابتدائی کلمات میں مہمان خصوصی کا خیر مقدم کیا اور آپ کے شاندار کیریئر پر روشنی ڈالی۔ بعد میں وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کمیٹی روم میں آر ٹی او اور ایل ٹی او کے افسران سے خطاب کیا۔ آپ نے افسران کو اپنے فرائض کی ادائیگی میں ٹیکس دہندگان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کا مشورہ دیا کیوں کہ ٹیکس دہندگان ملک کا اثاثہ ہیں اور ان کے کردار کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ سہ پہر کو معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایک مقامی ہوٹل میں ملتان ٹیکس بار ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ''ایف ٹی او کے ذریعے انصاف کی فراہمی'' کے موضوع پر ایک سیمینار میں شرکت کی۔ جناب خادم حسین میتلا، صدر ایم ٹی بی اے نے مہمان خصوصی کا استقبال کیا۔ ان کے خطاب کے بعد جناب عبدالستار ایف سی اے اور جناب محمد یونس غازی، ایف سی اے کی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے شرکاء کو ایف ٹی او آرڈیننس 2000 کی نمایاں خصوصیات اور ٹیکس دہندگان کی شکایات کو دور کرنے میں ایف ٹی او آفس کے کردار کے بارے میں آگاہ کیا۔ عزت مآب وفاقی ٹیکس محمد ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے اختتامی کلمات میں ایم ٹی بی اے کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مدعو کرنے اور ٹیکس دہندگان کی شکایات کے ازالے کے لیے مسائل پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ سیمینار کا اختتام مہمان خصوصی اور دیگر شرکاء کو سووینئرز پیش کر کے ہوا۔

ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے چینی کے تمام تقسیم کاروں کو ٹیکس نیٹ میں لانے کا حکم دے دیا

قیمتوں میں اضافے پر ازخود نوٹس کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب کا فیصلہ

اینکر الماس علی جوندہ: وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی ہدایت پر چینی کی قیمتوں میں اضافے پر لاہور سیکرٹریٹ نے ایک تحقیق جاری کی جسے بے حد سراہا گیا اور اس پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے۔ آپ مجھے یہ بتایئے کہ ہمیں اس شعبے کی کارکردگی پر ازخود نوٹس کا خیال کیسے آیا؟

ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ: چینی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پر حکومت کو کافی تشویش تھی۔ جسے مدنظر رکھتے ہوئے جناب وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے چینی کی قیمتوں میں اضافے کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔

حکومت کو کافی تشویش تھی کہ ان قیمتوں کو کیسے قابو میں لایا جائے تاکہ لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں۔ یہاں میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ چینی کی تمام ملیں وفاقی بورڈ آف ریونیو کے انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس، دونوں شعبوں میں رجسٹرڈ ہیں جہاں روزانہ ہی مواد جمع کیا جا رہا ہے۔ سکیورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) میں بھی رجسٹر ہیں۔ اس حوالے سے پورا ڈیٹا ماہانہ بنیادوں پر اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ گنا ملک کی چوتھی بڑی کیش کراپ ہے، جی ڈی پی میں چینی کی صنعت کا حصہ 2 فیصد ہے۔ عالمی پیداوار میں ہم ساتوں اور استعمال میں آٹھویں نمبر پر ہیں۔ 2017ء میں چینی کی سب سے زیادہ پیداوار تقریباً 3.8 ملین میٹرک ٹن حاصل ہوئی تھی۔ جو بعد کے برسوں میں کم ہو کر 6.6 ملین میٹرک ٹن رہ گئی۔ رواں برس چینی کی پیداوار 6.8 ملین میٹرک ٹن اور استعمال 5.9 ملین میٹرک ٹن رہنے کا امکان ہے۔ چینی کی پیداوار استعمال سے بڑھ سکتی ہے لیکن برآمد اور درآمد کا عنصر بھی پیش نظر رہے۔ اس صنعت سے براہ راست ایک لاکھ افراد اور مزید 90 لاکھ افراد گنے کی کاشت وغیرہ سے منسلک ہیں۔ ملک میں 90 ملوں میں سے 67 کے قریب چینی کی ملیں ہر وقت چالو رہتی ہیں۔ یہ ملیں ایف بی آر کے پاس لارج ٹیکس پیئرز یونٹ میں رجسٹرڈ ہیں۔ ایف بی آر کے پاس موجود مواد کی مدد سے پنجاب میں سے 37 ملوں کی پیداوار، ترسیل اور تمام خرید و فروخت کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اسٹاک کی پڑتال سے معلوم ہوا کہ تقسیم کار اور ہول سیلرز کی مجموعی تعداد 72087 ہے۔ یہ وہ لوگ، گروپ یا ادارے ہیں جن کو یہ ملیں چینی بیچ رہی ہیں، یہی لوگ آگے پرچون تک پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ یہ ڈیٹا سیلز ٹیکس کی دفعہ 22 (اس کے تحت فائلنگ) اور دفعہ 23 (ریکارڈ کیپنگ اور انوائسنگ) کی جاتی ہے۔ اگر ایف بی آر سمجھے کہ ریکارڈ قانون کے مطابق نہیں ہے اور اس کی جانچ کی ضرورت ہے تو وہ کارروائی کر سکتا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 236 جی اور ایچ کے تحت تقسیم کاروں اور ہول سیلرز کی مکمل تفصیلات ہوتی ہیں جنہیں فائل کرنا اور اپ ڈیٹ رکھنا بھی لازمی ہے۔ اسی پیداوار و سپلائی کے تحت ایڈوانس ٹیکس کاٹا جاتا ہے، سیلز ٹیکس میں ریٹرن فائل کرتے وقت بھی تقسیم کاروں اور ملوں سے چینی خریدنے والوں کا نام، شناختی کارڈ نمبر، موبائل نمبر، خریدگئی چینی کی مقدار، یعنی کتنی چینی کس قیمت پر انہیں بیچی گئی بھی درج ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے ان 70 ہزار میں سے کوئی ایک تقسیم کار یا ہول سیلرز سیلز ٹیکس کے شعبے میں رجسٹر نہیں ہے۔ ان 70 ہزار میں سے 60 ہزار انکم ٹیکس میں رجسٹر نہیں ہیں۔ دس ہزار میں سے صرف 285 انکم ٹیکس میں رجسٹر ہیں جن میں سے 202 ریٹرن فائل نہیں کر رہے۔ تقسیم کاروں کا ڈیٹا دستیاب ہے لیکن انہیں رجسٹر نہیں کیا گیا نہ ہی ان سے ٹیکس لیا گیا۔

الماس علی جوندہ: محکمہ کی طرف سے اس رویے کا کیا جواب دیا گیا؟

ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ: محکمے کے بھی کئی معاملات ہیں۔ عملے کے 23 ہزار افراد میں سے ایک چوتھائی فیلڈ یعنی انفورسمنٹ میں کام کر رہے ہیں۔ کم سے کم رابطے کے باوجود کئی جگہوں پر ذاتی طور پر بھی جانچ پڑتال ضروری ہوتی ہے۔ اس بارے میں محکمے نے کہا کہ ہم عالمی کمپنیوں کے معاملات بھی دیکھ رہے ہیں لہٰذا اس جانب زیادہ توجہ نہیں دے سکے۔ دوسری بات یہ کی کہ بنیادی طور پر یہ کام فیلڈ کا ہے۔ یہ بھی سوچا گیا کہ آرٹی اوز دیکھیں گے مگر انہوں نے بھی نہیں دیکھا۔ اس طرح ترجیحات میں فرق ہے۔ 236 کے تحت ڈیٹا ایف بی آر کے پاس ہونا چاہیے۔ ٹیکس دہندگان کی تعداد بڑھانے کے لیے ٹیکسوں کی ادائیگی لازمی ہے۔ ٹیکسوں کی ادائیگی بنیادی عنصر ہے۔ ہول سیلرز، تقسیم کار اور دکان دار بھی جب اس چین میں شامل ہوں گے تو مہنگائی بھی قابو میں آجائے گی۔

الماس علی جوندہ: اس سے قومی خزانے کو کتنا نقصان ہو رہا ہے؟

ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ: ہماری غیر رسمی معیشت 40 فیصد ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ٹیکس نہیں دے رہے۔ ملک کی جی ڈی پی میں سروس سیکٹر کا حصہ بڑھتا جا رہا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہول سیلرز، تقسیم کار اور ریٹیلرز بھی ٹیکس دیں۔

الماس علی جوندہ: ہماری سفارش کیا ہے؟

ڈاکٹر سرفراز احمد وڑائچ: ہماری سفارش یہ ہے کہ ''خالی جگہوں کو پر کیا جائے''۔ یہ ادارے اور کمپنیاں پر رجسٹرڈ ہیں، ان کے اکاؤنٹس چیک ہو رہے ہیں، یہ 236 کے تحت ڈیٹا جمع کرا رہے ہیں اس لیے مل مالکان اپنے ان تقسیم کاروں وغیرہ کی مکمل معلومات مہیا کریں تاکہ انہیں بھی ٹیکس نظام میں لایا جا سکے۔ اس سے افراط زر قابو میں آجائے گا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب کو کمشنر نے بتایا کہ ہم نے محنت سے ڈیٹا بنایا ہے ہم پورے پاکستان سے چینی کی ملوں کا ڈیٹا جمع کر رہے ہیں۔ لیکن میری نظر میں یہ کافی نہیں ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب ان کی رجسٹریشن پر زور دے رہے ہیں۔ ایف بی آر نے ان سب کو رجسٹر کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

ایف ٹی او کی کارکردگی میڈیا کی نظر میں

4 ماہ میں 1200 لوگوں کو انصاف دیا، ٹیکس دہندگان کے 27 ارب ریفنڈ کرائے

وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ سالانہ 3 سے 4 ہزار سائلین کو انصاف مہیا کر رہا ہے

ہم ہر شکایت کو قانون کے مطابق منطقی انجام تک پہنچائیں گے، ڈاکٹر محمود آصف جاہ کا نوائے وقت کو انٹرویو

14 Feb. 2022

لاہور (احسن صدیق) وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر محمود آصف جاہ نے کہا ہے انہوں نے وفاقی محتسب کا عہدہ سنبھالنے کے 4 ماہ میں 1200 ٹیکس کیسوں میں لوگوں کو انصاف مہیا کیا ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد کم سے کم وقت میں لوگوں کو انصاف مہیا کرنا اور ٹیکس کلچر کو فروغ دینا ہے کیونکہ ٹیکس نظام میں آسانیاں پیدا کر کے ہی محصولات کی وصولیوں کے اہداف پورے کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے اس امر کا اظہار نوائے وقت کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت اب تک وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ 3 سے 4 ہزار سائلین کو سالانہ انصاف مہیا کر رہا ہے اسی لئے مقدمات کبھی زیر التوا نہیں رہتے۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے قانون کے مطابق ہر کیس کی سماعت کے لئے 60 دن اور اس پر عمل درآمد کے لئے 45 دن طے ہیں۔ کوئی کیس اس سے آگے نہیں گیا۔ مسائل 5 گھنٹوں میں بھی حل کرائے ہیں۔ ہمارا مقصد کسی کے خلاف جانا نہیں۔ ہم ہر شکایت کو قانون کے مطابق منطقی انجام تک پہنچائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے فیصلوں پر عمل درآمد کا تناسب 91 فیصد سے زائد ہے۔ صرف 9 فیصد کیسوں کی اپیل میں زیادہ وقت لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے ادارے نے ٹیکس دہندگان کے ایف بی آر میں پھنسے ہوئے 27 ارب روپے کے ریفنڈ ادا کرائے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر ایک کیس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں چینی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ پر لوگوں کو کافی تشویش تھی جسے مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے چینی کی قیمتوں میں اضافہ کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔ ملک میں 90 شوگر ملوں میں سے 67 کے قریب چینی کی ملیں ہر وقت ہر وقت چلا رہتی ہیں۔ سٹاک کی پڑتال سے معلوم ہوا کہ تقسیم کار اور ہول سیل ڈیلرز کی مجموعی تعداد 72087 ہے۔ یہ وہ لوگ، گروپ یا ادارے ہیں جن کو شوگر ملیں چینی بیچ رہی ہیں، یہی لوگ آگے پرچون تک پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے ان 70 ہزار میں سے کوئی ایک تقسیم کار یا ہول سیل ڈیلر سیلز ٹیکس میں رجسٹرڈ نہیں ہے۔ ان 70 ہزار میں سے 60 ہزار انکم ٹیکس میں رجسٹرڈ نہیں ہیں۔

https://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/lahore/2022-02-14/page-1/detail-18

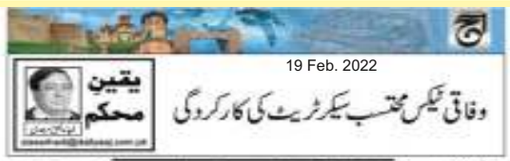

19 Feb. 2022

وفاقی ٹیکس محتسب سیکرٹریٹ کی کارکردگی

یقین محکم

ایف بی آر کی لاپرواہی اور نئے طریق کار کی ضرورت

محمد ندیم بھٹی

ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا تھا۔ مگر 15 مہینے گزرنے کے باوجود مذکورہ حکم نامے پر عملدرآمد کرنے میں ناکام رہا۔ چنانچہ شکایت کنندہ نے وفاقی ٹیکس محتسب سے رجوع کیا۔ بعدازاں حتمی فیصلے میں صدر مملکت نے ناجائز طور پر ڈیوٹی/ٹیکسوں اور

https://www.nawaiwaqt.com.pk/E-Paper/lahore/2022-02-01/page-11/detail-27

وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا دورۂ ملتان (تصویری جھلکیاں)